علمی اعتقادی اور تاریخی
مقالات کا مجموعہ
مقالاتِ
شرف قادری
علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری
مرتب
محمد عبدالستار طاہر
مکتبہ قادریہ ۰ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب .... مقالات شرف قادری

تحریر .... شیخ الحدیث علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

ترتیب وتصحیح .... محمد عبدالستار طاہر مسعودی

حروف ساز .... (۱) حافظ نثار احمد قادری

(۲) الحجاز کمپوزرز، اسلام پورہ لاہور فون#7154080

صفحات ۵۸۴

طباعت .... محرم الحرام ۱۴۲۸ھ، ۲۰۰۷ء

باہتمام .... حافظ نثار احمد قادری

ناشر .... مکتبہ قادریہ، لاہور

تعداد .... ایک ہزار

قیمت .... 225 روپے

تقسیم کار

مکتبہ قادریہ

محی الدین منزل، داتا دربار مارکیٹ، لاہور

فون نمبر 7226193

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حدیث توسل

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

محترم ومکرم جناب پروفیسر صاحب زید لطفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

مزاج شریف

گرامی نامہ موصول ہوا،حضرت آدم علیہ السلام نے حبیب خدا،سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرتے ہوئے توبہ کی،اس بارے میں آپ نے کسی معترض کی تحریر ارسال کی ہے،اس کے جواب میں چند باتیں قابل توجہ ہیں:

(ا)معترض کو تسلیم ہے کہ یہ حدیث درج ذیل محدثین نے روایت کی ہے:

ا۔امام بیہقی ـــــــــ دلائل النبوۃ

۲۔حاکم نیشاپوری ـــــــــ المستدرک

۳۔امام طبرانی ـــــــــ المعجم الصغیر (ص۲۰۷)

۴۔ایضاً ـــــــــ المعجم الاوسط

۵۔ابن عساکر ـــــــــ التاریخ

۶۔ابن کثیر ـــــــــ البدایہ والنہایۃ (ج۲ص۳۲۲)

۷۔حافظ ہیثمی نورالدین علی بن ابی بکر ـــــ مجمع الزوائد (ج۸ص۲۵۳)

اس کے علاوہ چند حوالے ملاحظہ ہوں:۔

۸۔ابن منذر کی روایت میں یہ کلمات ہیں: **اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِجَاهِ مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَکَرَامَتِهٖ عَلَیْکَ اَنْ تَغْفِرَلِیْ خَطِیْئَتِیْ**

(بحوالہ تفسیر عزیزی ج۱ص،۱۸۵۔۱۸۳)

۹۔علامہ برہان الدین حلبی فرماتے ہیں کہ صاحب شفاء الصدور اپنی مختصر میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد! مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! اگر تم نہ ہوتے تو میں زمین وآسمان پیدا نہ کرتا، یہ نیلگوں چھت بلند کرتا اور نہ ہی فرشِ زمین بچھاتا۔

۱۰۔جلال الدین سیوطی ——— خصائص کبریٰ، ج ا،ص ۶

۱۱۔ابوبکر الآجری ——— کتاب الشریعہ،ص ۴۲۷

۱۲۔علامہ الوسی ——— روح المعانی، ج ا،ص ۲۳۷

۱۳۔السید سمہودی ——— وفاء الوفاء، ج ۴،ص ۲۷۔۱۳۷۱

۱۴۔علی متقی الھندی ——— کنز العمال، ج ۱۲،ص ۸۴

۱۵۔شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی ——— تفسیر عزیزی، ج ا،ص ۸۵۔۱۸۳

۱۶۔اسماعیل حقی ——— روح البیان، ج ا،ص ۱۰۶

۱۷۔علامہ سیوطی ——— درمنثور، ج ا،ص ۵۸

۱۸۔محمد بن عبدالباقی الزرقانی ——— شرح مواہب لدنیہ، ج ا،ص ۶۳۔۶۲

۱۹۔جواہر البحار بحوالہ ابن حجر ——— ج ۳،ص ۳۳۱

۲۰۔قاضی عیاض ——— الشفاء، ج ا،ص ۱۳۷

۲۱۔ملا علی قاری ——— شرح شفاء، ج ۲،ص ۲۵۔۲۲۳

۲۲۔شہاب الدین الخفاجی ——— شرح شفاء، ج ۲،ص ۲۵۔۲۲۳

۲۳۔علامہ ابن حجر المکی ——— الجوھرا لمنظم ،ص ۶۱

۲۴۔شیخ عبدالحق محدث دہلوی ——— مدارج النبوۃ، ج ۲،ص ۳

۲۵۔مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی ——— تفسیر خزائن العرفان،ص ۷

نمبر ۱۰ سے آخر تک کے حوالہ جات حضرت علامہ مولانا منظور احمد فیضی مدظلہ (احمد پور

شرقیہ) کی تصنیف مبارک ''مقام رسول'' سے لئے گئے ہیں، مزید تفصیل اس کتاب میں ملاحظہ ہو۔

(۲) حاکم نیشاپوری نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے امام بیہقی نے فرمایا: ضعیف ہے، اور فضائل میں حدیث ضعیف بالاتفاق مقبول ہے، ابھی بیس سے زیادہ جلیل القدر ائمۂ اسلام کے حوالے نقل کئے گئے ہیں جنہوں نے اس حدیث کو روایت کیا یا بیان کیا، ان سب کے مقابل علامہ ذھبی جو تشدد میں شہرت رکھتے ہیں یا ابن تیمیہ کا یہ کہنا کہ'' یہ حدیث موضوع ہے یا باطل ہے'' قابلِ اعتبار نہیں ہے زیادہ سے زیادہ اسے ضعیف کہہ سکتے ہیں، فضائل میں تو حدیث ضعیف یوں بھی مقبول ہوتی ہے چہ جائیکہ اسے قبولیت عامہ حاصل ہو جائے، یہ قبولیت بھی تقویت کا بڑا سبب ہے۔

(۳) محدثین کسی حدیث کو موضوع کہہ دیتے ہیں جس کا مطلب بعض اوقات یہ ہوتا ہے کہ یہ حدیث ان لفظوں کے ساتھ موضوع ہے اگر چہ اس کا معنی صحیح ہے۔

حضرت ملا علی قاری فرماتے ہیں:

> لَوْلَاکَ لَمَاخَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ کے بارے میں صغانی نے کہا کہ موضوع ہے، اسی طرح خلاصہ میں ہے، لیکن اس کا معنی صحیح ہے دیلمی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرفوعاً روایت کیا کہ میرے پاس جبرائیلِ امین علیہ السلام تشریف لائے اور (اللہ تعالیٰ کا فرمان بیان کرتے ہوئے) کہا اے محمد! اگر تم نہ ہوتے تو میں جنت پیدا نہ کرتا، اگر تم نہ ہوتے تو میں آگ پیدا نہ کرتا، ابن عساکر کی روایت میں ہے اگر تم نہ ہوتے تو میں دنیا کو پیدا نہ کرتا (ترجمہ) (۱)

علامہ عبدالحی لکھنوی لکھتے ہیں:

---

(۱) موضوعات کبیر (مجتبائی، دہلی) ص۵۹

''میں کہتا ہوں جس طرح حدیث ''اَوَّلَ مَاخَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ'' لفظاً
ثابت نہیں معنیً ثابت ہے اسی طرح وہ حدیث جو واعظوں اور عوام و
خواص میں مشہور ہے یعنی لَوْلَاکَ لَمَاخَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ (ترجمہ)(1)

(۴) معترض کہتا ہے کہ آدم علیہ السلام نے جو کلمات اپنے رب سے حاصل کئے وہ خود قرآن کریم کی سورۂ اعراف میں مذکور ہیں رَبَّنَاظَلَمْنَااَنْفُسَنا (الآیہ)

عظمت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دشمنی وہ سم قاتل ہے جو بصارت اور بصیرت دونوں پر اثر انداز ہوتی ہے، کیا قرآن کریم میں حصر ہے؟ کہ حضرت آدم علیہ السلام نے صرف یہی کلمات کہے تھے اس کے علاوہ کچھ نہیں کہا، اگر ایسا ہوتا تو مذکورہ بالا حدیث کے لئے کوئی گنجائش باقی نہ رہتی، حالانکہ قرآن میں قطعاً کوئی کلمۂ حصر نہیں ہے۔

آیئے ذرا دیکھیں کہ اہل محبت کس انداز میں قرآن کریم کا مطالعہ کرتے ہیں۔

علامہ سید محمود آلوسی ''فَتَلَقّٰی آدَمُ مِنْ رَّبِّہٖ کَلِمَاتٍ'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''کہا گیا ہے کہ آدم علیہ السلام نے عرش کے پائے پر لکھا ہوا دیکھا محمد رسول اللہ،
تو انہوں نے حضور کا وسیلہ پیش کیا، اگر ''کلمہ'' کا اطلاق حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر
کیا جا سکتا ہے تو روحِ اعظم، حبیبِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کلمات کا
اطلاق بھی کیا جا سکتا ہے (مِنْ رَّبِّہٖ کَلِمَاتٍ)(۲)

(۵) معترض نے تخریج مستدرک سے نقل کیا ہے کہ علامہ ذہبی کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ عبداللہ بن مسلم الفہری کون ہے؟ اور ساتھ ہی نقل کیا کہ ذہبی میزان میں عبداللہ بن مسلم الفہری کا ذکر کرتے ہوئے یہ روایت نقل کر کے لکھتے ہیں کہ یہ روایت باطل ہے۔

بقول معترض ایک طرف علامہ ذہبی یہ کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا، دوسری طرف

---

(۱) الآثار المرفوعۃ، ص ۳۵

(۲) روح المعانی ج اص: ۲۲۷

خود ان کا تعارف کروایا جا رہا ہے، اس تضاد بیانی کا اثر کس پر پڑے گا۔ علامہ ذھبی پر یا معترض پر؟

معترض صاحب کہتے ہیں حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں یہ روایت قطعی طور پر ضعیف ہے، یہ صریح جھوٹ ہے۔ ابن کثیر نے امام بیہقی کا تبصرہ نقل کیا ہے، اپنی طرف سے کوئی رائے نہیں دی۔

پھر معترض صاحب لکھتے ہیں کہ ہیثمی مجمع الزوائد میں لکھتے ہیں یہ روایت طبرانی نے ''اوسط'' اور ''صغیر'' میں نقل کی ہے، اس کے بعض راوی تو مجہول ہیں اور آخر میں یہی عبدالرحمٰن ہے۔

یہ بھی غلط ہے حافظ ھیثمی نے صرف اتنا کہا ہے ''اس کی سند میں وہ لوگ ہیں جنہیں میں نہیں جانتا'' راوی کے مجہول ہونے سے حدیث ضعیف تو ہو جاتی ہے لیکن اسے موضوع نہیں کہا جا سکتا، اور یہ الفاظ معترض نے اپنے پاس سے لگا دئے ہیں ''اور آخر میں یہی عبدالرحمٰن ہے۔''

آخر میں دعا ہے کہ اللہ کریم جل مجدہ اپنی اور اپنے حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی محبت اور اطاعت نصیب فرمائے۔ آمین!

تحریر: ۹ ر رمضان المبارک مطابق ۱۶ ر اپریل ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء